اسلام اور دیگر مذاہب عالم میں خیرات کا تصور

شاہدہ تسنیم مغل

شعبہ سماجی بہبود، جامعہ کراچی

CONCEPT OF CHARITY IN ISLAM AND OTHER RELIGIONS

Islam gave mankind a comprehensive economic system. And it in encourages man to struggle and earn a living, it also made laws aimed as the distribution of wealth more equitally, the purpose being to make wealth a source of comfort retire than a cause of affliction.

Qur'aan says:

"O believers, spend of that which We have given you". Islam enjoins upon believers to spend in the way of Allah. This is commonly called charity or alms. Charity is of two kinds (1) Obligatory and (2) Compulsory. No doubt, Islam encourages believer to give alms to the poor but it discourages beggary. Islam teaches believers that earning one's livelihood by honest means is better than asking others for help.

Charity or spending in the way of Allah is a great virtue, according to Qur'aan and hadeate. Allah Says: "O believers whatever We have given you, spend thereof in the way of Allah".

A hadeate says:

"Whoso spends in the way of Allah twice, he will be called from the doors of the Paradise: O slaw of Allah, this is a better door". In a society where different religious communities live side by

side, each is bounded to be influenced by the other. Hindus have been influenced by the Buddhist concept of charity. Hindus place great value on alms giving.

Ram Blas writes in Kaudhawal:

"Two persons should be drowned to death by placing rocks around their neck: the rich who does not give alms and a Brahmin who is poor, but does not worship".

Buddhism is one of those religious systems and lays great stress on charity. It says charity blesses one's wealth and increases it. It is considered an obligatory duty. Buddhist holds that alms should be given others hope of reward and that alms only cause an increase in wealth.

Judaism too laid down laws for an equitable distribution of wealth. Jews are obliged to pay, out of their wealth, too due shares of orphans, widows, and the poor and the needy. Like other revealed religions, Judaism has specified a part of the wealth all the Jews are required to give out of their wealth to the poor.

"Do not treat a poor man living with you as a borrower none shall you take interest from him".

It should be noted that while Judaism lays stress on charity, it also encourages Jews to help people struggle and support themselves without b eing forced to ask others for alms.

In the same way, charity also lays down riles for redistribution of wealth. The poor, widows and orphans have a right. Christianity lays great stress on charity and says that it is highly rewarded by God.

"Jesus said to him: if you want to be devout sell away your

property and give it to the poor you will receive a treasure from the Heaven".

اسلام میں خیرات کا تصور

روزِ ازل سے انسان مال وزر کی محبت میں مبتلا رہا ہے اور حبِ مال اس کیلئے آزمائش رہا ہے۔ زر، زمین کی طلب نے اسے جنگ وجدل تک پہنچایا اور عروج وزوال کی کئی داستانیں رقم ہوئیں۔

قران کریم میں ارشاد ہوا:

وَ تُحِبّوْنَ الْمَالَ حُباً جَمًّا.

''اور تم مال ودولت سے حد درجہ محبت رکھتے ہو۔'' (۱)

رب تعالیٰ نے ایک اور مقام پر یوں ارشاد فرمایا:

وَ انَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ.

''بے شک وہ (انسان) مال کی محبت میں بہت سخت ہے۔'' (۲)

اسلام کے معاشی نظام میں جہاں پیدائش دولت (Production of wealth) یعنی اکتساب مال کی ترغیب دی وہیں تقسیم دولت (Distribution of wealth) کے قانون بھی عطا کیے ہیں اور مال کی محبت کو فتنہ بننے سے روکنے کیلئے انفاق فی المال کا تصور دیا۔ عربی زبان میں انفاق کے لغوی معنی مال خرچ کرنا اور اصطلاحی معنی انفاق فی سبیل اللہ ہے۔ عام زبان میں اس کیلئے خیرات کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

''خیرات'' خیر کی جمع ہے اس کے لغوی معنی ہیں نیکیاں بھلائیاں۔ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) فرض (۲) واجب۔ زکوٰۃ فرض اور صدقہ، فطرہ، قربانی وغیرہ واجب۔ فرض اور واجب انفاق نہ کرنے والا گناہ گار ہوگا۔ (۳)

خیرات اور گداگری

خیرات مستحقین کا حق لیکن اس سے مراد گداگری کی ترویج نہیں یہ ایک ایسا عمل ہے جو کسبِ معاش سے روگردانی سکھاتا ہے قناعت سے دور لے جاتا ہے اخلاقی اور سماجی برائیوں کو جنم دیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الید العلیا خیر من الید السفلی.

''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔'' (۴)

یعنی دینے والا ہاتھ لینے والے سے بہتر ہے۔

ایک اور حدیث میں نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

''ہمیشہ (جو) آدمی لوگوں سے مانگتا رہے گا یہاں تک کے قیامت کا دن آجائے گا اور اس کے چہرے پر گوشت کا ٹکڑا بھی نہ ہوگا۔''(۵)

درج بالا حدیث سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اسلام گداگری کی کس قدر حوصلہ شکنی کرتا ہے اور اسلام کی سماجی تعلیمات میں کسبِ حلال کو دست درازی پر فوقیت حاصل ہے۔

حدیث پاک میں آتا ہے:

''اگر تم میں سے کوئی لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لادے پھر ان کو بیچ دے تو یہ اس کیلئے بہتر ہے اس بات سے کہ وہ لوگوں سے مانگے معلوم نہیں کہ وہ دیں یا نہ دیں۔''(۶)

خیرات کا فضیلت قرآن کی نظر میں

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں انفاق فی المال کی بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے۔اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو جنت کی بشارت دی ہے اور دنیا میں بھی اس کا اچھا بدل عطا کرنے کی نوید سنائی ہے۔خیرات سے گناہ جھڑتے ہیں، بیماری اور بری موت ٹل جاتی ہے۔فضیلتِ خیرات کے حوالے سے چند ارشاداتِ الٰہی درج ذیل ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْ مِمَّا رَزَقْنٰکُم.

''اے ایمان والو! جو کچھ ہم نے تمھیں عطا کیا ہے اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو۔''(۷)

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْمِنْ طَیِّبٰتِ مَاکَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ.

''اے ایمان والوں! ان پاکیزہ کمائیوں میں سے اور اس میں سے جو ہم نے تمھارے لیے زمین سے نکالا ہے (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا کرو۔''(۸)

اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرنا باعثِ ہلاکت قرار دیا گیا ہے۔

وَاَنْفِقُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ لَاتُلْقُوْ بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ وَاَحْسِنُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ.

''اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہی ہاتھوں خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور نیکی اختیار کرو بیشک اللہ نیکوکاروں سے محبت فرماتا ہے۔''(۹)

اللہ کی راہ میں خرچ کیے بغیر نیکی کو پانا عبث قرار دیا گیا ہے۔اور اللہ کی راہ میں رہے سہے مال کی بجائے پسندیدہ اور بہتر چیز خیرات کی جائے جیسا کہ عمومی مزاج بن چکا ہے کہ جو چیز خراب ہونے والی ہوتی ہے تو اسے کسی غریب کو دے دیا جاتا ہے۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ط وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ.

''تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکو گے جب تک تم (اللہ کی راہ میں) اپنی محبوب چیزوں میں سے خرچ نہ کرو اور تم جو خرچ کرتے ہو بیشک اللہ اسے خوب جاننے والا ہے۔'' (۱۰)

خیرات کا مقصد رضائے الٰہی ہونا چاہیے۔

وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ.

''اور اللہ کی محبت میں (اپنا) مال خرچ کرے۔'' (۱۱)

خیرات اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی قربت کا ذریعہ ہے۔

سورۃ التوبہ میں ارشاد ہے کہ:

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَیَتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ سَیُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

''اور بادیہ نشینوں میں (ہی) وہ شخص (بھی) ہے جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور جو کچھ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتا ہے اور اللہ کے حضور تقرب اور رسول ﷺ کی دعائیں لینے کا ذریعہ سمجھتا ہے سن لو، بیشک وہ ان کیلئے قربِ الٰہی ہے جلد ہی اللہ انہیں اپنی رحمت میں داخل فرما دے گا۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے۔'' (۱۲)

خیرات ظاہری اور باطنی برکت کا باعث ہے۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ.

''جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال (اس) دانے کی سی ہے جس سے سات بالیاں اگیں (اور پھر) ہر بالی میں سو دانے ہوں (یعنی سات سو گنا اجر پاتے ہیں) اور اللہ جس کیلئے چاہتا ہے (اس سے بھی) اضافہ فرما دیتا ہے۔'' (۱۳)

صدقات توبہ کی قبولیت کا باعث ہیں۔

اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ.

''کیا وہ نہیں جانتے کہ بیشک اللہ ہی تو اپنے بندوں سے (ان کی) توبہ قبول فرماتا ہے اور صدقات وصول فرماتا ہے۔'' (۱۴)

خیرات پوشیدہ اور ظاہر دونوں طریقوں سے کی جاسکتی ہے۔

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ.

''جو لوگ (اللہ کی راہ میں) شب و روز اپنے مال پوشیدہ و ظاہر خرچ کرتے ہیں تو ان کیلئے ان رب کے پاس ان کا اجر ہے (روز قیامت) ان پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہونگے۔'' (۱۵)

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ.

''اور اگر تم خیرات ظاہر کر کے دو تو یہ بھی اچھا ہے اور اگر تم انہیں مخفی رکھو اور وہ محتاجوں کو پہنچا دو تو یہ تمہارے لیے (اور بہتر ہے) اور اللہ (اس خیرات کی وجہ سے) تمہارے کچھ گناہوں کو تم سے دور فرما دے گا۔'' (۱۶)

سورۃ البقرہ میں ارشاد ہے کہ:

الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ.

''الٓمّٓ۔ (یہ) وہ عظیم کتاب ہے جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں، (یہ) پرہیزگاروں کیلئے ہدایت ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں (ہماری راہ) میں خرچ کرتے ہیں۔'' (۱۷)

اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ.

''(یہ) وہ لوگ ہیں جو نماز قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے (اس کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ (حقیقت میں) یہی لوگ سچے مومن ہیں، ان کیلئے ان کے رب کی بارگاہ میں (بڑے) درجات ہیں اور مغفرت اور بلند درجہ رزق ہے۔'' (۱۸)

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا.

''اور (اپنا) کھانا اللہ کی محبت میں (خود اس کی حاجت ہونے کے باوجود ایثاراً) محتاج کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھلا دیتے ہیں۔'' (۱۹)

اَلَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ.

''(یہ) وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے (تو) ان کے دل ڈرنے لگتے ہیں اور جو مصیبتیں انہیں پہنچتی ہیں ان پر صبر کرتے ہیں اور نماز قائم رکھنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔'' (۲۰)

خیرات کی فضیلت احادیث کی روشنی میں:

اسلام نے ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کا بھائی قرار دے کر پوری امت کو ایک جسد واحد کی مانند قرار دیا ہے۔ جس سے سماجی تعلقات کا ایک ایسا نظام وضع ہوتا ہے جو معاشرتی مسائل کا بنیادی حل ہے۔ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرنے والے کو اجر و انعام کا مستحق قرار دیا ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ دونوں روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے کام کے سلسلے میں چل پڑا حتیٰ کہ اُسے پورا کر دے۔ اللہ اس پر پانچ ہزار (ایک روایت میں آتا ہے) پچھتر ہزار فرشتوں کا سایہ فرما دیتا ہے وہ اس کے لیے اگر دن ہو تو رات ہونے تک اور رات ہو تو دن ہونے تک دعائیں کرتے رہتے ہیں اور اس کے لیے اٹھنے والے ہر قدم کے بدلے نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اس کے رکھنے والے ہر قدم کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔ (۲۱)

انفاق فی المال کی ترغیب دلاتے ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

''حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرماتا ہے خرچ کر تجھ پر (بھی) خرچ کیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے اور دن رات کی فیاضی سے اس میں کمی واقع نہیں ہوتی۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس نے آسمان و زمین کے پیدا کرنے کی کتنی فیاضی کی ہے لیکن اس کے دائیں ہاتھ میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔'' (۲۲)

حدیث مبارکہ ہے:

''جس نے اللہ کی راہ میں دو مرتبہ خرچ کیا اسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے یہ دروازہ اچھا ہے۔'' (۲۳)

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت قیام الیل کے برابر ہے۔

حدیث پاک میں آتا ہے کہ:

''دو آدمیوں کے سوا اور کسی پر حسد کرنا جائز نہیں ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم دیا اور وہ اس کے ساتھ راتوں کو قیام کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہے اور وہ اس میں سے رات دن راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے۔'' (۲۴)

صدقہ کرنے کیلئے صاحبِ مال ہونا ضروری نہیں ہر فرد کو اپنی استطاعت کے مطابق خیرات کا حکم ہے۔

رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

''ہر مسلمان کیلئے صدقہ لازمی ہے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر کسی کے پاس کچھ نہ ہو؟ آپؐ نے فرمایا اپنے ہاتھ سے کام کر کے خود کو بھی نفع پہنچانا چاہیے اور صدقہ بھی کرنا چاہیے۔'' (۲۵)

حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا:

''اے عائشہؓ! کسی بھی محتاج اور ضرورت مند کو مایوس نہ کر خواہ کھجور کی گٹھلی کیوں نہ دے اسکو مزید یہ کہ غریب اور محتاج لوگوں سے محبت کیا کرو اور ان سے قربت حاصل کرو بیشک (اس کے صلہ میں) اللہ تعالیٰ روزِ قیامت تمھیں اپنے قرب سے نوازے گا۔'' (۲۶)

اسلام میں خیرات کے مستحق طبقات:

اب یہاں یہ امر قابلِ غور ہے کہ کن افراد کو خیرات کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ قران پاک کی تعلیمات کے مطابق کوئی بھی طبقہ ایسا نہیں رہنا چاہیے جسے کفالت کی ضرورت ہو اور وہ مواشی کفالت نہ پاسکے۔

سورۃ البلد میں ارشادِ ربانی ہے:

''وہ تو (دینِ حق اور عملِ خیر کی) دشوار گزار گھاٹی میں داخل ہی نہیں ہوا۔ اور آپ کیا سمجھتے ہیں کہ وہ گھاٹی کیا ہے وہ (غلامی) کسی کی گردن کا آزاد کرانا ہے۔ یا بھوک والے دن (قحط اور افلاس کے دور میں غریبوں کو) کھانا کھلانا ہے۔ قرابت دار یتیم کو یا شدید غربت کے مارے ہوئے محتاج کو جو محض خاک نشین (بے گھر) ہے۔ (۲۷)

اسلامی روایات میں صرف مسلمانوں کی نہیں بلکہ غیر مسلم افراد کی اعانت کی بھی تاکید ملتی ہے۔ اس کی مثالیں ہمیں عہدِ فاروقی سے کچھ یوں ملتی ہیں:

ابو یوسف کتاب الخراج میں بیان فرماتے ہیں:

حضرت عمرؓ کا گزر کسی کے دروازے پر ہوا جہاں ایک سائل بھیک مانگ رہا تھا، وہ ایک بوڑھا تھا جس کی بصارت زائل ہو چکی تھی آپؓ نے پوچھا تم کس اہل کتاب سے ہو اس نے کہا یہودی آپؓ نے اس سے پوچھا تمھیں کس چیز نے بھیک مانگنے پر مجبور کیا؟ اس نے جواب دیا کہ میں بڑھاپے، ضرورت مندی اور جزیے کے وجہ سے بھیک مانگ رہا ہوں حضرت عمرؓ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے اور گھر میں سے اسے کچھ لا کر دیا پھر آپؓ نے بیت المال کے نگران کو بلایا اور فرمایا اس کا اور اس جیسے افراد کا خیال رکھو کیونکہ خدا کی قسم یہ بات انصاف سے بعید ہے ہم ان کی جوانی میں ان سے (جزیہ وصول کر کے) کھائیں اور بڑھاپے میں انہیں بے سہارا چھوڑ دیں۔ (۲۸)

اسلام میں خیرات کا دائرہ کار

ان طبقات کے ساتھ ساتھ اسلام نے کفالتِ عامہ کا دائرہ کار بھی مختص کیا ہے جو فرد، سماج اور ریاست کی اپنی سطح پر ذمہ داری ہے۔

موجودہ دور کے لحاظ سے ان ضروریات کو سات حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(۱) حقِ خوراک (۲) حقِ لباس (۳) حقِ رہائش (۴) حقِ زکوٰۃ

(۵)حقِ تعلیم (۶)حقِ علاج (۷)حقِ انصاف(۲۹)

غذا ایک ایسی ضرورت ہے جس کے بغیر زندگی کا تسلسل برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ دین اسلام میں صدقہ وخیرات میں سب سے زیادہ جس چیز کو ترجیح دی گئی ہے وہ کھانا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اگر کسی کے پاس ایک ہی دینار ہو، ایک ہی درہم ہو، ایک ہی کپڑا ہو، ایک ہی صاع گندم ہو یا ایک ہی صاع کھجور ہو تو بھی اس میں سے صدقہ کرے حتیٰ کہ اگر اسکے پاس ایک ہی کھجور ہے تو کھجور کے ٹکڑے سے بھی بھائیوں کی مدد کرے۔''(۳۰)

اس طرح غذا کے ساتھ لباس اور رہائش کو بھی بنیادی حق قرار دیا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''لیس لابن آدم حق فی سوی ھذہ الخصال بیت سکنه وثوب یو اري عورةً وجلف الخبز''

ابن آدم کیلئے سوائے ان امور کے کوئی ضروری حق نہیں رہنے کیلئے گھر، ستر ڈھانپنے کیلئے کپڑا اور ضرورت کیلئے روٹی پانی۔(۳۱)

اسلامی نظامِ معاشرت دست نگر بنانے کی بجائے فرد کو اپنے پیروں پر کھڑا کرنا چاہتا ہے۔ اس لیے ذریعہ معاش فراہم کرنے کیلئے امداد فراہم کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ حدیث پاک میں بیان کیا گیا ہے:

''حضرت ابوحریرہؓ سے روایات ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہترین صدقہ وہ ہے جسکے بعد بھی خوشحالی قائم رہے اور ابتداء ان لوگوں سے کرو جو تمہارے زیرِ کفالت ہیں۔''(۳۲)

قران کریم اور حدیث نبویؐ میں حصولِ علم کی ترغیب دی گئی ہے اور علم اور اہلِ علم کی فضیلت و مناقبت بیان کیے گئے ہیں۔

''حضور نبی کریم ﷺ نے تاحیات ترسیل واشاعت علم پر توجہ دی مقامِ صفہ پر تعلیم دینے کا اہتمام فرمایا، مساجد میں مدارس کا قیام صحابہ اکرامؓ کو مساجد میں تعلیم دینے کیلئے مختلف علاقوں میں بھیجا گیا اور عمال (گورنروں) کو اشاعتِ علم کی ہدایت اہم امثلہ ہیں آپؐ کے بعد خلفائے راشدین کا بھی یہی عمل رہا۔''(۳۳)

اسلام نے بیماروں کے حقوق مقرر کیے ہیں اور اس مد میں صدقہ وخیرات کا حکم دیا ہے باہمی تعلقات میں بھی عیادت کو رواج دینے کو کہا گیا ہے اور عیادت سے مراد محض زبانی مزاج پُرسی نہیں بلکہ حسب ضرورت اعانت بھی ہے۔

حدیث پاک ہے کہ:

''جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے تو لوٹنے تک گویا وہ جنت کے باغات میں ہوتا ہے۔''(۳۴)

انصاف کی فراہمی، غلاموں کی آزادی اور قیدیوں کے حقوق بھی اسلامی معیشت میں امدادِ باہمی اور کفالتِ عامہ کے زُمرے میں آتا ہے۔

سورہ النحل میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یَا مُرُبِا لعَدْلِ وَالاِحْسَانِ وَاِیْتَایِٔ ذِی الْقُرْبیٰ.

''بیشک اللہ (ہرایک کے ساتھ) عدل واحسان کا حکم فرماتا ہے اور قرابت داروں کو دیتے رہنے کا۔

امداد میں عزت نفس کا احترام

اسلام میں امداد خفیہ یا اعلانیہ دونوں طریقے سے دینے کی اجازت ہے جس طرح سے امداد دینے کا تقاضہ ہو۔ دین اسلام نے مدد کرنے کے کچھ اصول وآداب مقرر کیے ہیں۔ جن کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہے۔ جن میں سے ایک مدد لینے والے کی عزت نفس کا خیال رکھنا ہے۔ مدد لینے والے کی دل آزاری کرنے یا اسے احسان جتانے سے نفاق برباد ہو جاتا ہے۔

سورۃ البقرہ میں ارشاد ہے:

اے ایمان والو! احسان جتا کر اور اذیت دے کر اپنے صدقات ضائع نہ کرو۔ اس کی طرح جو اپنا مال دکھانے کے لیے خرچ کرے اور اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان نہ لائے اسکی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک چٹان پر مٹی ہے اس پر زور کا پانی پڑا، جس نے اُسے نرا پتھر کر چھوڑا وہ اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا۔ (۳۵)

ہندومت میں تصورِ خیرات

ہندوؤں میں جو چیز عروج پر نظر آتی ہے وہ دان یا خیرات ہے۔ دولت مندوں کو خیرات کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور خیرات نہ کرنے والوں کو ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔

رام بلاس کہنڈ اول میں لکھتے ہیں۔

''دو اشخاص کو گلے میں پتھر ڈال کر پانی میں ڈبو دینا چاہیے۔ وہ شخص جو دولتمند ہے مگر خیرات نہیں کرتا دوم وہ برہمن جو مفلس ہے مگر عبادت نہیں کرتا''۔ (۳۶)

خیرات کے نظام کی ترویج کے ساتھ ساتھ کچھ اصول بھی دیے گئے ہیں۔ خیرات دیتے وقت حکم ہے کہ صرف مستحق افراد کو خیرات دی جائے۔

سماج میں جب مختلف مذاہب کے لوگ موجود ہوں تو ایک دوسرے سے اثرات ضرور موصول کرتے ہیں۔ ہندوؤں میں نظام خیرات بدھ مت کے اثرات میں سے ایک ہے۔

سید علی بلگرامی بیان کرتے ہیں۔

''اگر کسی چیز نے ہندوؤں کے اخلاق پر گہرا اثر ڈالا تو وہ بدھ مذہب کی خیر خیرات ہے۔ یہ خیر ہندوؤں میں اس قدر سرائیت کر گیا کہ اس نے اس سخت اور بے رحم قانون کو بھی نرم کر دیا جو ظالم اور خود پسند دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لیے بنایا ہے۔ نہ نوع انسان کے فائدے کیلئے۔ اس خیر نے زندگی کو شیریں کر دیا ہے۔ اس محبت اور دردمندی پیدا کر دی اور مذہبی احکام کی سختی کو نرم کر دیا۔ ہند کی تاریخ میں بدھ مت کا زمانہ سب سے زیادہ خوش اخلاق گذرا اور اس کا اثر اس وقت تک موجود ہے''۔ (۳۷)

امداد باہمی سماج میں حسن سلوک کی ایک صورت ہے جس کے ذریعے ایک دوسرے کی مدد کرتے ہوئے دوسرے کی مشکل میں اس کا ساتھ دے کر معاشرے میں مثبت رجحانات کی ترویج کی جاسکتی ہے اور ایک بہتر سماج کی بنیاد ڈالی جاسکتی ہے۔

رابرٹ وین ڈی ویئر ہندومت کے دینی ادب سے کچھ ملفوظات رقم کرتے ہیں۔

''جو لوگ تمہارے گھر میں امداد کے لیے آئیں تو تمہیں چاہیے کہ ان کی مدد کرو ہوسکتا ہے کہ آنے والے وقت میں تمہیں بھی ان کی ضرورت پڑ جائے۔ جو دوست تمہیں اپنے ساتھ کھانے میں شریک نہ کریں وہ سچے دوست یا ساتھی نہیں ایسے دوست بنائیں جو طاقتور ہوں اور کمزوروں کی مدد کرتے ہوں''۔

مزید تاکید کی گئی کہ:

''جب کوئی آپ کے پاس کسی ضرورت کے لیے آئے یا تم سے کھانا طلب کرے تو تم اپنے دل سخت نہ کر لینا یاد رکھیں غریب و مفلس دوست بن سکتے ہیں اور تم غریب و مفلس بن سکتے ہو''۔ (۳۸)

رگ وید میں آتا ہے۔

''جو شخص اپنے دوست اور ساتھی کو مانگنے پر خوراک مہیا نہیں کرتا وہ دوست کہلانے کا مستحق نہیں''۔ (۳۹)

ہندو سماج میں مشترکہ خاندانی نظام، وراثت اور خیرات کفالت عامہ میں اہم کردار ادا کرتے ہی۔ ہندومت خاندان اور قرابت داری میں کفالت کی تاکید کرتا ہے۔

منو دھرم شاستر سے چند تعلیمات درج ہیں۔

''اگر کوئی شخص اجنبیوں کے لیے واخ دل ہے۔ جبکہ اس کے زیر کفالت تنگی میں ہیں۔ تو وہ نیکی کا ڈھونگ رچاتا ہے پہلے شہرت کی شیرنی چھکے لیکن بعد از ساں (جہنم کا زہر عذاب کی صورت نکلے)''۔

اس میں تاکید کی گئی ہے سب سے پہلے قریب کے لوگوں خاندان اور احباب میں زیر کفالت احباب کا حق ہے۔

''جو شخص زیر کفالت افراد کی بدحالی کی قیمت پر دوسری دنیا میں خوشی کے امکان کے لیے کوشاں سے بدنتائج کا سامنا کرے گا اس حیات میں بھی مرنے کے بعد بھی''۔

سماج میں باہمی نظام کفالت کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ضرورت کے تحت ہندومت ریاست کو بھی کفالت کا ذمہ دار

قرار دیتا ہے۔ جیسا کہ بیان کیا گیا۔

''ایسے غریب شخص کی زیر کفالت افراد کی تعداد اور اس کے علم وفضل اور طرز عمل پر غور کرنے کے بعد بادشاہ خود اپنی املاک سے اس کا گذارہ مقرر کرے''۔

مزید بیان کیا گیا۔

''اس طرح کفالت کا بندوبست کرنے کے بعد بادشاہ اسے ہر طرح کی حفاظت مہیا کرے گا۔ اس لیے کہ زیر کفالت آنے والے (شخص) کی نیکی کا چھٹا حصہ اسے ملے گا''۔(۴۰)

تمام مذاہب میں امداد کا تصور پایا جاتا ہے۔ مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ مذاہب نے امداد کے جو اصول و ضوابط مقرر کیے ہیں۔ اس میں عزت نفس کے احترام کی تاکید کی گئی ہے۔

''بھگوت گیتا'' میں امداد کے اس پہلو پر یوں بیان کیا گیا ہے۔

''جو صدقہ بنا خاطر داری کے یا بے رخی اور حقارت کے ساتھ نامناسب جگہ اور وقت میں غیر ضرورت مندوں کو دیا جاتا ہے۔ وہ صدقہ ''ملکات مذموم' والا کہا گیا ہے۔ قابل احترام مہاراج جی کہا کرتے تھے۔ نااہل کو صدقہ دینے سے سخی برباد ہو جاتا ہے۔ شری کرشن کا قول ہے۔ صدقہ دینا فرض ہے۔ جگہ، وقت اور اہل کے حاصل پر بدلے میں احسان نہ چاہنے کی نیت سے فراخ دلی سے دیا جانے والا بدلے میں ثمر کی نیت سے دیا جانے والا صدقہ ''ملکات مذموم' والا ہے لیکن صدقہ ہی ہے''۔(۴۱)

بدھ مت میں تصورِ خیرات

بدھ مت ان مذاہب میں شامل ہے جس میں خیرات دینے پر بہت زور دیا گیا ہے۔ خیرات کو دولت میں برکت و اضافے کا باعث قرار دیا گیا ہے۔ یتیم و مسکین، غریب و نادار، محتاج و مصیبت زدہ کو اپنے مال میں سے حصہ دینے کو کہا گیا ہے۔

مہاتما گوتم بدھ کہتے ہیں۔

''زر و مال کا فور صفت ہیں۔ اور اگر کسی کے کام آویں تو فائدہ مند ہیں۔ دنیا اور عقبیٰ میں صلہ کی امید کے بغیر دان دینا سب سے بہتر طریق دان دینے کا ہے۔ اسے دینے کی نسبت کہا گیا ہے کہ وہ بانٹنے سے جمع کرتا ہے، تقسیم کرنے سے وہ حاصل کرتا ہے دینے سے وہ مالدار ہوتا ہے''۔(۴۲)

دان (خیرات) دینا ایک فریضہ قرار دیا گیا۔ اسے بے لوث عمل بنانے کی تلقین کی گئی ہے۔ کسی طلب اور لالچ کے بغیر خیرات کرنا بہترین طریق قرار دیا گیا اور اسے مال میں باعث برکت قرار دیا۔

بدھ مت نے جہاں ریاضت تزکیۂ نفس اور تزکیۂ قلب کی تربیت دی ہے وہیں اخلاقیات اور فلاح و بہبود پر بھی اصول وضع کیے ہیں اور سماجی فلاح کو بھی ایک مذہبی فریضہ قرار دیا ہے۔ بدھ مت کے عمیق مطالعے سے اس پہلو پر بیشتر

مثالیں ملتی ہیں۔مہاتما گوتم بدھ نے جب اپنے پہلے آٹھ مریدوں کو تبلیغ کے لیے بھیجا تو ان سے وعظ کرتے ہوئے فرمایا۔

''اے بھکشوؤ! جاؤ تم گھومو، بہتوں کے نفع کے لیے، بہتوں کی بہبودی کے لیے۔ بہ نظر ترحم دیوتاؤں اور انسانوں کے فائدے، بھلائی اور فلاح کے لیے۔اے بھکشوؤ! اس شاندار مت کی تشہیر کرو، متبرک، کامل اور پاک زندگی کا وعظ کرو''۔(۴۳)

مذاہب کا موضوع انسان رہا ہے۔انسان کی اصلاح اور انسان کی فلاح کی خاطر نیک اعمال کی طرف راغب کرنے کے لیے مذاہب نے کبھی دنیا میں انعامات کی نوید دی تو کبھی آخرت میں نجات کا اعلان۔ بدھ مت نے بھی سماجی خدمت کو راہ نجات کا ذریعہ قرار دیا اور انسانوں کی بہبود کے لیے اپنے پیرو کاروں کو ترغیب دی۔

چوماسے کے آخر میں گوتم بدھ نے اپنی اس بھکشو جماعت سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں حیات و ممات کی زنجیروں سے آزاد ہو گیا ہوں اور آپ بھی ان زنجیروں سے آزاد ہو گئے ہیں لہٰذا اے بھکشوؤ! آپ فلاح عامہ کے لے، سکھ کے لیے، لوگوں پر مہربانی کرنے کے لیے، دیوتاؤں اور انسانوں کی بہبودی کے لیے، دھرم کا اپدیش دینے پر راضی ہو جایئے، شروع میں نجات دھندہ، درمیان میں نجات دہندہ، آخر میں نجات دہندہ اس فلسفہ حیات کا لوگوں کو اپدیش دیجئے''۔(۴۴)

یہودیت میں تصورِ خیرات

یہودیت میں سے تقسیم دولت کے قوانین موجود ہیں۔اور دولت میں یتیموں بیواؤں اور غریبوں کا حق رکھا گیا ہے۔

''تین تین برس کے بعد تو تیسرے برس کے مال کی ساری دہ یکی نکال کر اُسے اپنے پھاٹکوں کے اندر اکٹھا کرنا تب لاوی جس کا تیرے ساتھ کوئی حصہ یا میراث نہیں اور پردیسی اور یتیم اور بیوہ عورتیں جو تیرے پھاٹکوں کے اندر ہوں آئیں اور کھا کر سیر ہوں تا کہ خداوند تیرا خدا تیرے سب کاموں میں جن کو تو ہاتھ لگائے تجھ کو برکت بخشے۔''(۴۵)

سماج کے وہ افراد جو اپنی کفالت کے اہل خود نہ ہوں اور اپنی روزمرہ زندگی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے امداد پر انحصار کرتے ہوں محتاجوں کے زمرے میں آتے ہیں۔دیگر الہامی مذاہب کی طرح یہودیت نے ان کے حقوق مقرر کیے ہیں۔

کتاب مقدس میں حکم ہے۔

''اگر تو میرے لوگوں میں سے کسی محتاج کو جو تیرے پاس رہتا ہے کچھ دے تو اس سے قرض خواہ کی طرح سلوک نہ کرنا نہ اس سے سود لینا''۔(۴٦)

غرباء اور محتاجوں کا خیال رکھنے کے حوالے سے مزید تفصیلات کتاب مقدس استثناء میں کچھ یوں درج ہے۔

''تو اپنے غریب اور محتاج خادم پر ظلم نہ کرنا خواہ وہ تیرے بھائیوں میں سے ہو خواہ ان پردیسیوں میں سے جو تیرے

ملک کے اندر تیری بستیوں میں رہتے ہیں تو اسی دن اس سے پہلے کہ آفتاب غروب ہو اس کی مزدوری اسے دینا کیونکہ وہ غریب ہے اس کا دل مزدوری میں لگا رہتا ہے تا نہ ہو کہ خداوند سے تیرے خلاف فریاد کرے اور تیرے حق میں گناہ ٹھہرے''۔(۴۷)

تعلیمات موسوئ میں باہمی امداد کا تصور پایا جاتا ہے۔تالمود میں باہمی امداد کو انبیاء کے سنت بتایا گیا ہے اور اس کردار کی پیروی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

تالمود میں بیان کیا گیا ہے۔

''تم خداوند کی پیروی کرو گے''۔ ہمارے لیے خدا کی پیروی کرنا کیسے ممکن ہے؟ اس کے کراور اور تعلیمات کی پیروی کرنے سے خداوند نے ننگے کو کپڑے پہنائے، جیسا کہ یہ لکھا کہ''اور خداوند نے آدم اور اس کی بیوی کے واسطے چمڑے کے کرتے بنا کر ان کو پہنائے''۔ پس ہمیں اس طرح کرنا چاہیے خداوند نے بیمار کی تیمارداری کی ''خداوند ممرے کے بلوطوں میں اسے نظر آیا (واقعہ) اس لیے ہمیں اس طرح کرنا چاہیے۔خداوند ماتم کرنے والے کو تسلی دیتا ہے۔''اور ابراہیم کی وفات کے بعد خدا نے اپنے بیٹے اسحاق کو برکت بخشی اس لیے ہمیں اس طرح کرنا چاہیے''۔(۴۸)

معاشرے کے وہ افراد جو کسی بنا پر مفلسی کا شکار ہو جائیں یہودیت ان کے لیے بھائی چارے کا درس دیتی ہے اور ان کی کفالت کا اہتمام کرنے کا حکم دیتی ہے۔

کتاب مقدس احبار میں بیان کیا گیا۔

''اگر تیرا بھائی مفلس ہو جائے اور تیرے سامنے تنگدست ہو تو اسے سنبھالنا وہ پردیسی اور مسافر کی طرح تیرے ساتھ رہے تو اس سے سود یا نفع مت لینا بلکہ اپنے خدا کا خوف رکھنا کہ تیرا بھائی تیرے ساتھ زندگی بسر کر سکے تو اپنا روپیہ اسے سود پر مت دینا اور اپنا کھانا بھی اسے نفع کے خیال سے مت دینا''۔(۴۹)

تعلیمات موسوئ میں سماج کے نادار افراد کے مواخات کے نظام میں جوڑتے ہوئے ان سے حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے۔مندرجہ ذیل آیت میں محتاج اور کنگال کو بھائی کہہ کر پکارا گیا ہے۔

''اور چونکہ ملک میں کنگال سدا پائے جائینگے اس لیے میں تجھے حکم کرتا ہوں کہ تو اپنے ملک میں اپنے بھائی یعنی کنگالوں اور محتاجوں کے لیے اپنی مٹھی کھلی رکھنا''۔(۵۰)

اسی طرح مندرجہ ذیل آیات سے پیشہ ورانہ سماجی بہبود کی مثال لی جاسکتی ہے ہر فرد کو اپنے پیروں پر کھڑا ہونے تک معاونت فراہم کی جائے۔

''اور اگر تیرا بھائی تیرے سامنے ایسا مفلس ہو جائے کہ وہ اپنے آپ کو تیرے ہاتھ بیچ ڈالے تو تو اس سے غلام کی مانند خدمت نہ لینا بلکہ وہ مزدور اور مسافر کی مانند تیرے ساتھ رہے اور سال یوبلی تک تیرے خدمت کرے اس کے بعد وہ بال بچوں سمیت تیرے پاس سے چلا جائے اور اپنے گھرانے کے پاس اپنے باپ دادا کی ملکیت کی

طرف لوٹ جائے''۔(۵۱)

یہودیت نے جہاں خیرات کے نظام کو اہمیت دی ہے وہیں معاشرے کو اپنے پیروں پر کھڑا کرنے کی بھی تلقین کی ہے۔فرد کو معاشی خود انحصاری کی طرف لانے کی حوصلہ افزائی کی ہے۔

یہودیوں کی مذہبی کتاب تالمود میں ربیوں کی تعلیم کے باب میں بیان کیا گیا۔

''ربّی خانن اور ربّی ابا دونوں کہتے ہیں کہ غریب آدمی کو ادھار دینا خیرات دینے سے بہتر ہے۔کیونکہ اس طرح وہ اپنی شرمندگی سے بچ جاتا ہے اور اس طرح خیرات کرنے کا یہ زیادہ بہتر طریقہ ہے۔ربّیوں نے ہمیشہ سکھایا کہ مہربانی محض خیرات دینے سے بہتر ہے۔کیونکہ یہ زیادہ حقیقی مدد کے ساتھ شفیق باتوں کو بھی شامل کرتی ہے''(۵۲)

محنت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کتاب مقدس میں بیان کیا گیا۔

''جو ڈھیلے ہاتھ سے کام کرتا ہے کنگال ہو جاتا ہے لیکن محنتی کا ہاتھ دولتمند بنا دیتا ہے''۔(۵۳)

سماج کے نادار طبقے ،غرباء،مساکین محتاج ،بیوائیں ،یتیم ،مستحق ہیں کہ معاشرہ ان کی امداد کرے تاکہ وہ رفتہ رفتہ اپنے پیروں پر کھڑے ہو جائیں ۔لیکن امداد کرتے وقت عزت نفس کا خیال رکھنا ضروری ہے۔یہودیت میں بھی اس چیز کا لحاظ رکھا گیا۔

تالمود میں ربّیوں کی تعلیم درج ہے۔

''ربّی یانے ایک آدمی کو عام جگہ پر خیرات دیتے ہوئے دیکھا اور اس سے کہا کہ یہ بہتر نہیں ہے کہ سرعام خیرات دی جائے اور غریب آدمی کو شرمندہ کیا جائے۔بلکہ اس سے بہتر یہ ہے کہ عام جگہ پر دوسروں کو خیرات دے کر شرمندہ کرنے کے بجائے انہیں آگ کی بھٹی میں پھینک دیا جائے''۔(۵۴)

کتاب مقدس میں بیان کیا گیا۔

''جب تو اپنے بھائی کو کچھ قرض دے تو گروی کی چیز لینے کو اس کے گھر نہ گھسنا،تو باہر ہی کھڑے رہنا اور وہ شخص جسے تو قرض دے خود گروی کی چیز تیرے پاس لائے۔اگر وہ شخص مسکین ہو تو اس کی گروی کی چیز کو پاس رکھ کر سو نہ جانا بلکہ جب آفتاب غروب ہونے لگے تو اس کی چیز اسے پھیر دینا تاکہ وہ اپنا اوڑھنا اوڑھ کر سوئے اور تجھ کو دعا دے اور یہ بات خداوند تیرے خدا کے لیے راستبازی ٹھہرے گی''۔(۵۵)

عیسائیت میں تصورِ خیرات

عیسائیت میں تقسیم دولت کا نظام موجود ہے۔دولت میں غرباء،مساکین ،یتامی اور مستحقین کا حق رکھا گیا ہے تاکہ معاشرے کے نادار طبقات کی معاونت تو ہو سکے۔

انجیل مقدس میں بیان کیا گیا۔

''سب کا حق ادا کرو جس کو خراج چاہیے خراج دو جس کو محصول چاہیے''۔(۵۶)

مال کو جمع کرنے سے منع کیا گیا ہے، بلکہ مستحقین میں تقسیم کر دینے کو افضل قرار دیا گیا ہے۔

''اپنے واسطے زمین پر مال جمع نہ کرو جہاں کیڑا اور زنگ خراب کرتا ہے اور جہاں چور نقب لگاتے ہیں اور چراتے ہیں بلکہ اپنے لیے آسمان پر مال جمع کرو۔ جہاں نہ کیڑا خراب کرتا ہے۔ نہ زنگ اور نہ وہاں چور نقب لگاتے ہیں کیونکہ جہاں تیرا مال ہے وہیں تیرا دل بھی لگا رہے گا''۔(۵۷)

''اگر نیت ہو تو خیرات اس کے موافق قبول ہوگی جو آدمی کے پاس ہے نہ اس کے موافق جو اس کے پاس نہیں کہ اوروں کو تو آرام ملے اور تم کو تکلیف ہو بلکہ برابر کے طور پر اس وقت تمہاری دولت سے ان کی کمی پوری ہوتا کہ ان کی دولت سے بھی تمہاری کمی پوری ہو اور اس طرح برابری ہو جائے چنانچہ لکھا ہے کہ جس نے بہت جمع کیا اس کا کچھ زیادہ نہ نکلا اور جس نے تھوڑا جمع کیا اسکا کچھ کم نہ نکلا''۔(۵۸)

ناداروں اور مستحقین کے لیے خیرات کا نظام دیا گیا ہے۔ خیرات کو باعث اجر وثواب قرار دیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ عیسائیت کے دینی ادب میں اس طرح کی تعلیمات ملتی ہیں کہ اپنا مال واسباب بیچ کر سب غرباء میں تقسیم کر کے کاملیت کا درجہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

''یسوع نے اس سے کہا اگر تو کامل ہونا چاہتا ہے تو اپنا مال واسباب بیچ کر غریبوں کو دے تجھے آسمان سے خزانہ ملے گا''۔(۵۹)

انجیل لوقا میں بیان ہوا۔

''اپنا مال اسباب بیچ کر خیرات کر دو اور اپنے لیے ایسے بٹوے بناؤ جو پرانے نہیں ہوتے یعنی آسمان پر ایسا خزانہ جو خالی نہیں ہوتا۔ جہاں چور نزدیک نہیں جاتا اور کیڑا خراب نہیں کرتا اور جہاں تمہارا خزانہ ہے وہیں تمہارا دل لگا رہے گا''۔(۶۰)

تعلیمات مسیحؑ امداد باہمی کی تعلیم دیتی ہے۔ آپ نے آپس میں حسن سلوک اور ایک دوسرے کی مدد کا تصور دیا ہے۔ سماج میں ایک بہتر فلاحی نظام کے قیام کے لیے باہم امداد ایک بہتر طریق ہے۔

تمثیلی انداز مین بیان کیا گیا۔

''تم میں سے ایسا آدمی کونسا ہے کہ اس کا بیٹا روٹی مانگے تو وہ اسے پتھر دے یا اگر مچھلی مانگے تو اسے سانپ دے؟ پس جب تم برے ہو کر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینا چاہتے ہو تو تمہارا باپ جو آسمان پر ہے۔ اپنے مانگنے والوں کو اچھی چیز کیوں نہ دے گا۔ پس جو تم چاہتے ہو لوگ تمہارے ساتھ کریں وہی تم ان کے ساتھ کرو کیونکہ توریت اور نبیوں کی تعلیم یہی ہے''۔(۶۱)

عیسائیت کی تعلیمات میں عزت نفس کا احترام ملتا ہے۔ راستبازی کے کام میں ریاکاری اور دکھاوے کی سخت ممانعت آئی ہے۔ امداد میں تحقیر کے پہلو کو ناپسندیدہ بیان کیا گیا ہے۔

انجیل متی میں اس حوالے سے بیان کیا گیا۔

''خبردار اپنی راستبازی کے کام آدمیوں کے سامنے دیکھانے کے لیے نہ کرو نہیں تو تمہارے باپ کے پاس جو آسمان پر ہے تمہارے لیے کچھ اجر نہیں ہے۔ پس جب تو خیرات کرے تو اپنے آگے نرسنگا نہ بجوا جیسا ریاکار عبادت خانوں اور کوچوں میں کرتے ہیں تاکہ لوگ ان کی بڑائی کریں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے بلکہ جب تو خیرات کرے تو جو تیرا داہنا ہاتھ کرتا ہے اسے تیرا بایاں ہاتھ نہ جانے تاکہ تیری خیرات پوشیدہ رہے۔ اس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا''۔(۶۲)

عیسائی طرزِ معاشرت بھائی چارے کی بنیاد پر قائم ہے۔ باہم ایک دوسرے کا خیال رکھنے کی تلقین کی گئی ہے۔

''جو کوئی یہ کہتا ہے کہ میں نور میں ہوں اور اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے وہ ابھی تاریکی میں ہے جو کوئی اپنے بھائی سے محبت رکھتا ہے وہ نور میں رہتا ہے اور ٹھوکر نہیں کھانے کا''۔(۶۳)

انجیل مقدس میں مزید بیان کیا گیا۔

''آپس میں میل ملاپ رکھو اور اے بھائیو ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ بے قاعدہ چلنے والوں کو سمجھاؤ، کم ہمتوں کو دلاسا دو، کمزوروں کو سنبھالو سب کے ساتھ تحمل سے پیش آؤ''۔(۶۴)

لوقا میں بیان کیا گیا۔

''جس کے پاس دو کرتے ہوں وہ اس کو جس کے پاس نہ ہو بانٹ دے اور جس کے پاس کھانا ہو وہ بھی ایسا ہی کرے''۔(۶۵)

عبادات کے ذریعہ سماجی فلاح کا احساس بیدار کرنا اور سماجی خدمت کو مذہب کا حصہ تصور کرنا تعلیماتِ مسیح ہیں۔

انجیل متی میں ہے۔

''اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس کہ تم بیواؤں کے گھر دبا بیٹھتے ہو اور دکھاوے کے لیے نماز کو طول دیتے ہو تمہیں زیادہ سزا ملے گی''۔(۶۶)

اسی طرح سماجی فلاح کے دور سے عاری شخص کو خدا کی محبت حاصل نہیں ہو سکتی جیسا کہ بیان کیا گیا۔

'محتاج دیکھ کر رحم کرنے سے دریغ کرے تو اس میں خدا کی محبت کیونکر قائم رہ سکتی ہے''۔(۶۷)

عیسائیت میں سماجی خدمت کو دنیا اور آخرت کی بھلائی اور نجابت کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ نادار طبقات کا احساس اور اپنے مال میں سے ان کے لیے خرچ کرنے کو باعثِ نجات قرار دیا گیا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ فرماتے ہیں۔

''اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے نکل جانا اس لیے آسان ہے کہ دولتمند (خیرات کیے بغیر) خدا کی بادشاہی میں داخل ہو''۔(۶۸)

حوالاجات

۱) القران، سوره الفجر ۸۹: ۲۰

۲) القران سوره العديت ۱۰۰: ۸

۳) فیروز اللغات، فیروز سنز لاہور، ص ۶۰۳

۴) بخاری الصيح كتاب الزكاة، باب لاصدقه الاعن ظهر غنی، ۲: ۵۱۸ رقم ۱۳۶۱

۵) بخاری الصيح كتاب الزكاة، باب من سال الناس تكثراء ، ۲: ۵۳۶ رقم ۱۴۰۵

۶) بخاری الصيح كتاب الزكاة، باب ، كراهية المسالة للناس ۲: ۷۲۰ رقم ۱۰۴۰

۷) القرآن، سورة البقره، ۲: ۲۵۴

۸) القرآن، سورة البقره، ۲: ۲۶۷

۹) القرآن، سورة البقره، ۲: ۱۹۵

۱۰) القرآن، سورة آل عمران، ۳: ۹۲

۱۱) القرآن، سورة البقره، ۲: ۱۷۷

۱۲) القرآن، سورة التوبه، ۹: ۹۹

۱۳) القرآن، سورة البقره، ۲: ۲۶۱

۱۴) القرآن، سورة التوبه، ۹: ۱۰۴

۱۵) القرآن، سورة البقره، ۲: ۲۷۴

۱۶) القرآن، سورة البقره، ۲: ۲۷۱

۱۷) القرآن، سورة البقره، ۲: ۳.۱

۱۸) القرآن، سورة الانفال،

۱۹) القرآن، سورة الدهر، ۷۶: ۸

۲۰) القرآن، سورة الحج، ۲۲: ۳۵

۲۱) المنہاج السوی من الحدیث النبوی ﷺ، مرتب محمد طاہر القادری، منہاج پبلی کیشنز، لاہور ۲۰۰۵ صفحہ ۷۱۰ تا ۷۱۲

۲۲) مسلم، الصحيح ،كتاب الزكاة، باب الحث على النفقة و تبشير المنفق با لخلف، ۲: ۶۹۱، رقم: ۹۹۳

۲۳) بخاری، الصحيح، كتاب الصوم، باب الريان للصائمين، ۲: ۶۷۱، رقم: ۱۷۹۸

۲۴) بخاری، الصحيح، كتاب فضائل القرآن ، باب اغتباط صاحب القرآن، ۴: ۱۹۱۹ ، رقم: ۴۷۳۷

۲۵) بخاری، الصحيح، كتاب الزكاة ،باب على كل مسلم صدقهفمن لم يجد فليعمل بالمعروف، ۲: ۶۹۹، رقم: ۱۰۰۸

۲۶) ترمذی، السنن، كتاب الذهد، باب ماجاء أن فقراء المهاجرين يد خلون الجنةقبل أغنيا ئهم، ۴: ۵۷۷، رقم: ۲۳۵۲

۲۷) القرآن، سورةالبلد، ۹۰: ۱۱.۶

۲۸) اب يوسف، كتاب الخراج، دار الكتب العلميه، بيروت، لبنان، ۱۳۱۱.۱۸۲.۱۵، ص ۱۳۶

۲۹) محمّد طاهر القادری، اقتصاديات اسلام ، منهاج پبليكشنز لاهور ۲۰۱۱ء ، ص ۵۳۱

۳۰) مسلم الصحيح، كتاب الزكاة، باب الحث على الصدقه ولوبشق تمرة اوكلمة طيبه وأنهاحجاب من النار ۲: ۷۰۵ رقم ۱۰۱۶

۳۱) ترمذی، السنن، كتاب الزهد، باب ۳۰: ۴ رقم ۲۳۴۱

۳۲) بخاری فی الصحيح ، كتاب :الففقات، باب وجوب النفقة على الدهل و العيال ۵/ ۲۰۸ الرقم ۵۰۴۱

۳۳) محمّد طاهر القادری، اقتصاديات اسلام ، منهاج پبليكشنز لاهور ۲۰۱۲ء ، ص ۵۶۴

۳۴) مسلم، الصحيح، كتاب البر و الصلة والا داب، باب فضل عيادة المريض ، ۴: ۱۹۸۹ رقم ۱۰۸۳۲

۳۵) القرآن، سورۃ البقرہ، آیت ۲۶۴ ۳۶) رام بلاس، کھنڈ اول، ص۱۴۔
۳۷) بلگرامی، سید علی، تمدن ہند، مقبول اکیڈمی، لاہور ۱۹۶۲ء، ص۴۵۹۔
۳۸) رابرٹ وین ڈی وئیر، ہندو مت، مترجم ملک اشفاق، بک ہوم، لاہور ۲۰۰۷ء، ص۳۲۔
۳۹) سوامی دیو آنند سرسوتی، رگ وید، مترجم، نہال سنگھ، نگارشات پبلشر، لاہور ۲۰۰۵ء، ص۱۸۵۔
۴۰) منو، منودھرم ساشتر، ترجمہ، ارشد رازی، نگارشات پبلشر، لاہور ۲۰۰۳ء، ص۲۵۳ تا ۲۵۵۔
۴۱) سوامی اڑگڑ آنند، شری مد بھگود گیتا، یتھارتھ گیتا، مترجم، منیر بخش عالم، ناشر شری پرم ہنس سوامی، اڑگڑ آنند جی آشرم ٹرسٹ، ص۳۸۱۔
۴۲) مسٹر سٹراس، بدیا اور اسکامت، مفید عام پریس لاہور ۱۹۲۵ء۔
۴۳) مسٹر سٹراس، بدہا اور اسکامت، مفید عام پریس لاہور ۱۹۲۵ء، ص۳۱۔
۴۴) مسٹر سٹراس، بدیا اور اسکامت، مفید عام پریس لاہور ۱۹۲۵ء، ص۱۲۶۔۱۲۷۔
۴۵) کتاب مقدس، استثناء، باب ۱۴، آیت ۲۹، ۲۸، ص۱۸۱۔ ۴۶) کتاب مقدس، باب ۲۴، آیت ۱۵، ۱۴، ص۱۸۹۔
۴۷) کتاب مقدس، باب ۲۴، آیت ۱۴، ص۱۸۹۔
۴۸) تالمود، ابیوں کی تعلیم، ایچ پولانو ترجمہ، اسٹیفن بشیر، مکتبہ عنادیم، گوجرانوالہ ۲۰۰۳، ص۱۵۰۔
۴۹) کتاب مقدس، احبار، باب ۲۵، آیت ۳۵ تا ۳۷، ص۱۱۹۔ ۵۰) کتاب مقدس استثناء، باب ۱۵، آیت ۱۱، ص۱۸۱۔
۵۱) کتاب مقدس احبار، باب ۲۵، آیت ۳۹ تا ۴۱، ص۱۱۹۔
۵۲) تالمود، ربیوں کی تعلیم، ایچ پولانو، ترجمہ اسٹیفن بشیر، مکتبہ عنادیم، گوجرانوالہ ۲۰۰۳ء۔ص
۵۳) کتاب مقدس، امثال، باب ۱۰، آیت ۴، ص۶۲۵۔
۵۴) تالمود، ربّیوں کی تعلیم، ایچ پولانو، ترجمہ اسٹیفن، مکتبہ عنادلیم، گوجرانولہ ۲۰۰۳ء، ص۵۳۔
۵۵) کتاب مقدس، استثناء، باب ۲۴، آیت ۱۰ تا ۱۳، ص۱۸۹۔
۵۶) انجیل مقدس، رومیوں کے نام پولس کا خط، باب ۱۳، آیت ۷، ص۸۲۔
۵۷) کتاب مقدس، متی، باب ۱۸، آیت ۱۹ تا ۲۲، ص۹۔
۵۸) انجیل مقدس، کُرنتھیوں کے نام پولس رسول کا پہلا خط، باب ۸، آیت ۱۲ تا ۱۵، ص۳۲۰، ۳۹۱
۵۹) کتاب مقدس، متی، باب ۱۹، آیت ۲۱، ص۲۳۔ ۶۰) انجیل مقدس، لوقا، باب ۱۲، آیت ۳۴، ۳۳، ص۱۲۸۔
۶۱) انجیل مقدس، متی، باب ۷، آیت ۹ تا ۱۲، ص۱۱۔ ۶۲) کتاب مقدس، متی، باب ۶، آیت ۱ تا ۴، ص۲۳۔
۶۳) انجیل مقدس، یوحنا کا پہلا عام خط، باب ۲، آیت ۹، ۱۰، ص۴۲۰۔
۶۴) انجیل مقدس، تھسلنیکیوں کے نام پولس رسول کا پہلا خط، باب ۵، آیت ۱۴، ۱۳، ص۳۵۹۔
۶۵) انجیل مقدس، لوقا، باب ۳، آیت ۱۱، ص۱۰۳، ۱۰۲۔ ۶۶) کتاب مقدس، متی، باب ۲۳، آیت ۱۴، ص۲۷۔
۶۷) کتاب مقدس، یوحنا کا پہلا عام خط، باب ۳، آیت ۱۷، ص۳۷۔
۶۸) کتاب مقدس، متی، باب ۱۹، آیت ۲۴، ص۲۳۔